رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

جلد ۲ | مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۲۳۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

حضرت اولوالعزم کی طبیعت ناساز ہے۔ اس وجہ سے آپ اعتکاف بھی نہیں بیٹھ سکے۔ (۲) چونکہ بیرونجات سے یہ خبریں پہنچی ہیں کہ پہلا روزہ ہفتہ کا ہے۔ بلکہ ایک دوست جو الہ آباد کے علاقہ سے آئے ہیں۔ انھوں نے بتایا ہے۔ کہ وہاں میں نے خود چاند دیکھا اور لوگوں نے دیکھ کر ہفتہ کا روزہ رکھا۔ اس لیے حضور نے پسند فرمایا۔ کہ جمعرات کے دن بیسویں تاریخ قرار دیکر اسی روز اعتکاف بیٹھ جاویں۔ علاقہ نظام میں تو جمعہ کے روز پہلا روزہ ہوا ٭

(۳) قاری غلام یٰسین صاحب نے آخر اللیل کے قیام ۱۳ دلم اکی درمیانی رات کو مسجد مبارک میں و مسجد جامع میں صوفی تصور حسین صاحب نے اول اللیل کے قیام میں قرآن مجید ختم کیا جس ترتیل اور تعدیل ارکان سے محض اللہ کے لئے ان بزرگوں نے قرآن مجید سنایا۔ ملک میں بہت ہی کم ایسے لوگ ہوں گے ۔ اللہ جزاء خیر بخشے ٭

معتکفین

مسجد اقصیٰ	مسجد اقصیٰ
بھائی محمود احمد کمپونڈر۔	محمد یامین صاحب تاجر کتب
بابا محمد حسن صاحب۔	سید احمد شاہ صاحب گجراتی۔
میاں بڈھن بخش صاحب بھوت۔	عبدالقادر صدیقی طالبعلم حیدرآبادی
مولوی غلام نبی صاحب مصری۔	منشی چراغدین صاحب
مولوی محمد عارف صاحب۔	میاں عبدالحمید صاحب طالبعلم حیدرآبادی۔
صوفی غلام محمد صاحب بی اے۔	محمد اسحٰق بن مولوی قطب الدین صاحب
نظام الدین صاحب۔	(مسجد نور) عبدالغنی طالبعلم۔

تازہ خبریں

لنڈن ۱۰۔ اگست۔ بلجیموں کے جم کر مقابلہ کرنے سے جرمنوں کی تدبیر بہت کچھ درہم برہم ہو گئی ہیں۔ جس سے فرانسیسیوں کو فوج جمع کرنے اور بلجیموں کے ساتھ آملنے کا موقعہ ملگیا ہے ٭

لنڈن ۱۲۔ اگست۔ جرمنوں نے الساس لورین میں فوجی اجتماع کا خیال ترک کر کے اپنی ساری توجہ بلجیم کے علاقہ ہرڈینس میں سے

درجہ راست نکسمبرگ کے مغرب اور علاقہ اے لیج اور نمور کے جنوب میں واقعہ ہے۔) اپنی فوج گذار نے پر مستعد ولی کی ہے ٭

جرمن سپاہیوں کی بہت بڑی تعداد مغربی سرحد پر لیج اور مقابلونوں کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسٹروی فوج الساس میں داخل ہو گئی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ لیج کے قلعے ابھی مسخر نہیں ہوئے۔

لنڈن ۱۱۔ اگست۔ جرمن ضلع ہس رباو میں جو لیج کے مغرب میں ہے خوش سلیقگی سے گرداوری کر رہے ہیں۔ ۶ ہزار جرمنوں نے جو توپوں سے مسلح تھے۔ لیج کی مغربی جانب ۲۴ میل پر بمقام لینڈن قبضہ کر لیا۔ ظاہر ہے کہ یہ نقل وحرکت ایک بڑی جنگ کا پیش خیمہ ہے ٭

لو ڈیر (بلجیم) کے ایک گرجے میں آگ لگ جانے سے چودہ عورتیں اور لڑکیاں ہلاک ہوئیں۔ پچاس آدمیوں کو نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۲۔ اگست۔ باضابطہ تمام حملہ کی لائن کے تمام قلعے بدستور قائم ہیں۔ اور جرمنوں کی صرف چھوٹی چھوٹی ٹولیاں تاریکی کے پردہ میں شہر لیج میں داخل ہوئی تھیں۔ فرانسیسیوں اور جرمنوں میں معمولی لڑائیاں چھوٹی جھڑپیں ہوئی تھیں۔ فرانسیسی رسالے نے اپنی برتری کا ثبوت دیا بلجیم میں ایک نقشہ برآمد ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جرمن ۱۲۔ اگست کو رسالہ

(باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر پبلشر و پرنٹر کے چھپی ۔ ہزار نسخہ ٭)

جرمن کروزروں "گیبن" اور "برسلا" نے درد انیال میں پناہ لی ہے۔ جہاں وہ غیر مسلح کردیئے جائینگے۔ اور اسطرح قریباً پورے طور پر تجارت کی حفاظت ہوسکیگی ؛

آسٹرویوں نے ریڈزیونوف کو جو لیمبرگ کے قریب گیریشین سرحد پر واقع ہے۔ خالی کردیا ہے ؛

آسٹریا نے مانٹینگرو کی ناکہ بندی شروع کردی ہے۔

بمبئی ۱۱۔ اگست۔ یہ خبر غلط تھی۔ کہ بحر شمالی میں بحری جنگ ہوئی ہے ؛

ہارج (انگلستان) اور ایسبجرگ (ڈنمارک) اور نیو کاسل اور ناروے کے مابین جہازوں کی آمدورفت جاری ہوگئی ہے اور ہارج اور ہک آف ہالینڈ کے درمیان تو جہازوں کی آمدورفت اب تک بند ہی نہیں ہوئی۔ ہالینڈ سے بھی انگلستان میں جہاز پہنچے ہیں۔ جنرل اشیائے خوردنی پا رہیں ؛

جرمنوں نے سواکوپ منڈ اور لیوڈرزبش (مغربی افریقہ) کو خالی کردیا ہے ؛

صوبہ البرٹا نے جو کے ۵ لاکھ بشل (پیمانہ) انگلستان کو دیئے ہیں ؛

برلن میں بیان شائع کیا گیا ہے۔ لوگوں کا روپیہ جو سیونگ بنک میں جمع ہے۔ اور جس کی مقدار ڈیڑھ ارب پونڈ (۲۲½ ارب روپیہ) ہے۔ جنگی قرضہ کے مہیا کرنے کے کام میں لایا جائیگا ؛

بروز دوشنبہ بارہ گھنٹوں میں ۴۷۰۰ آدمی برطانوی فوج میں فوراً شامل ہوئے ؛

لنڈن ۱۱۔ اگست۔ تمام برطانیہ میں بالکل سکون اور امن ہے۔ ٹوگولینڈ (افریقہ) کے الحاق سے دنیا کا سب سے بڑا وائرلیس سٹیشن برطانیہ کے قبضہ میں آیا ہے۔ اس سے سو ہزار میل تک نامہ و پیام ہوسکتا ہے ؛

برسلز ۱۱۔ اگست۔ جرمن سپاہ کے آدمی مقام ٹانگرس میں خزانہ کا نقد روپیہ اور جسقدر سامان خوراک مل سکتا تھا۔ اٹھا کر لیگئے

لنڈن ۱۱۔ اگست۔ لیج سے لڑائی کی بہت ناکمل خبریں موصول ہورہی ہیں۔ جرمن یقیناً معتدبہ جمعیت کے ساتھ شہر پر قابض ہیں۔ اور قلعوں کے حلقہ میں سے گھس آئے ہیں۔ اب وہ نہ صرف توپخانہ کی مدد سے بلکہ نہائت بے جگرانہ ہلوں سے قلعوں کو سر کرنے کی کوشش کررہے ہیں ؛

اسوقت بلجیم میں آٹھ ہزار جرمن قیدی ہیں ؛

صدقہ عید الفطر اور چندہ عید فنڈ

برادران۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید مبارک کا دن نزدیک آرہا ہے۔ خداوند کریم اس مبارک دن کو ہمارے لئے ہر ایک پہلو سے مبارک بنا دے۔ اور ہمارے نماز روزوں کو قبول فرمائے۔ عید کی نماز سے پہلے فطرانہ کا ادا کیا جانا ایک نہائت ضروری امر ہے۔ تا غرباء کے لئے بھی یہ دن عید کا دن ہو۔ اس لئے احباب بڑی توجہ اور سعی سے فطرانہ اور چندہ عید فنڈ جمع کرکے روانہ دارالامان فرمادیں تا غریب مہاجرین کی دعائیں بھی آپ کے شامل حال ہوں ؛

والسلام۔ شیر علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

نومبایعین

(۱) انور علی شاہ صاحب لائن پولیس فیروزپور ؛

(۲) منشی عمرالدین صاحب۔ پٹواری مقام۔ جیب ہڈانکانہ مترد۔ (ضلع ملتان)

(۳) چوہدری غلام حسین صاحب معہ اہلیہ و ہمشیرہ۔ دولت پور پٹھانکوٹ ؛

مالابار کے نومبایعین

(۱) کنہ احمد کٹی۔ (۲) ابراہیم۔ (۳) کمال کٹی۔ (۴) عبدالرحمٰن کٹی۔ (۵) ابو۔ (۶) عبداللہ کٹی (۷) عبدالقادر کویا ؛

التکیچ (الساس جرمنی) کی لڑائی میں فرانس کے ایک سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے ؛

انگلستان میں جسقدر حقوق طلب عورتیں اور ہڑتال کرنیوالے قیدخانہ میں تھے۔ ان کو معافی عطا کی گئی ہے ؛

لنڈن ۱۱۔ اگست۔ ارل کچنر کے اپیل کی وجہ سے ہر روز تین ہزار والنٹیر بھرتی ہوتے رہے ہیں ؛

رومانیہ ہنوز خاموش ہے۔ اور وہاں عام رائے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے ؛

ترکی وزارت جنگ کے لئے ۳۰ لاکھ پونڈ (۴½ کروڑ روپیہ) کی مزید رقم منظور کی گئی ہے ؛

انگریزی کروزر برمنگھم نے ۱۰ ماہ رواں کو ایک جرمن آبدوز کشتی غرق کردی۔

لنڈن ۸۔ اگست۔ ماہ جولائی کے اندر برطانیہ کی تجارت درآمد میں ۲۳۹۹۸۹ پونڈ اور تجارت برآمد میں ۲۷۵۸۸۲ پونڈ کی کمی واقع ہوئی ؛

سیمی اور ڈینیوب کی وادیاں آسٹروی مقتولین سے پٹی پڑی ہیں۔ سرویوں نے بھی سخت نقصان اٹھایا۔ اب ایک آسٹروی بھی سرحد سرویا میں موجود نہیں ؛

(بقیہ از صفحہ نمبر ۱)

گویا آپ کا مذہب ہی یہ ہوگیا۔ کہ ہر وقت میاں صاحب کی مخالفت کرتے رہیں۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر احمدیہ بلڈنگس پر اپنا ماٹو موٹے حرفوں میں لکھ دیں۔ کہ "عداوت محمود" مگر یاد رہے کہ اس سے آپ کی روحانیت کو کوئی برکت نہ ہوگی۔ ہاں غیراحمدی خوش ہوکر آپ کو کچھ پیسے دیدیں گے۔ اللہ پر توکل کرو۔ اور خدا کے دیئے پر قناعت کرو۔ دنیا چند روزہ ہے اُن دنوں کو یاد کرو۔ جب محبت بھرے دلوں کے ساتھ مسیح کے دربار میں تم حاضر ہوتے تھے۔ اور اُس کے جسم کو چومتے تھے۔ اور اپنے عشق کا اظہار کرتے تھے۔ جگ ہنسائی نہ کراؤ ؛ دشمنوں کو یہ کہنے کا موقعہ ندو۔ کہ قادیان کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ خلافت کسی بے جا جگہ نہیں گئی۔ تمہارے اپنے ہی گھر میں ہے۔ خدا کے کئے پر راضی ہوجاؤ۔ دنیا میں ہزاروں مولوی اور صوفی۔ زاہد اور عابد موجود تھے۔ مگر ان کے تکبر کے سبب خدا نے ان کو رد کیا۔ اور تمہیں مسیح کی غلامی کا فخر عطا کیا تھا۔ پھر تم پر بھی ایسے ہی امتحان کا وقت آیا۔ تم اس سے سبق حاصل کرو۔ جو پہلے گذرا۔ اور منشائے الٰہی پر راضی ہوجاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں تمہارے درجات بلند ہوجائیں۔ تمہاری قبولیت کا ملوں میں پھیلے۔ اور تم بھی بلند مراتب پاؤ۔ قدم آگے بڑھاؤ نہ کہ پیچھے ؛

اگر بہرحال آپکے خیال میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی رائے متعلق مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام پہلے جو ظاہر ہوئی۔ وہ اُن کی دلی رائے نہ تھی۔ تو اب دلی رائے تمہارے مطابق ظاہر ہوگئی ؛ یہی وجہ اختلاف کی تھی۔ سو دور ہوگئی۔ اب مان جایئے بہت دیر تک رُوٹھا رہنا اچھا نہیں۔ تم قریبی ہو۔ عزیز ہو۔ قریب آجاؤ۔ گلے لگ جاؤ۔ عزت پاؤ۔ اپنے گھر کو نہ چھوڑو۔ اپنے آخر اپنے ہیں۔ بیگانوں پر بھروسہ کرنا اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ دے۔ ہدائت دے۔ رحم کرے۔ ہمارے گناہوں کو بخشے۔ اور ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھے ؛ آمین ؛

(محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قادیان)

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ انتیسواں۔ سورۃ المرسلٰت۔

(بقیہ رکوع اوّل)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ اور تجھے کس بات نے معلوم کرایا ہے کہ یوم الفصل کیا چیز ہے؟

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ اُس دن سچائی کے منکر تباہ ہو جائینگے

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا ہم نے پہلے سچائی کے منکروں کو تباہ نہیں کیا؟

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ پہلوں کو تو ہم نے ہلاک کیا ہے۔ اور انکو بھی ان کے پیچھے ہی بھیجتے ہیں یعنی انکو بھی انہی کی طرح ہلاک کرینگے۔

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ جو لوگ خدا سے تعلق قطع کرتے ہیں۔ ہم ان سے ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ پھر جس دن ہم ہلاک کرنے پر آئیں گے اس دن مکذب عذاب سے نہیں بچ سکیں گے

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ پھر اللہ تعالیٰ کفار کو عذاب دینے کی وجہ بیان فرماتا ہے۔ کہ کیا یہ ٹھیک نہیں کہ ہم نے تم کو حقیر اور کمزور پانی سے پیدا کیا۔ پھر ایک ایسی عمدہ جگہ میں ایک وقت معلوم تک رکھا۔ کہ جہاں وہ حقیر پانی ہر ایک شر سے اور آفت سے محفوظ رہا۔

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ پھر دیکھو کیسا لطیف اندازہ انسان کا کیا اور کیوں نہ کرتے۔ ہم تو بہت اچھا اندازہ کرنیوالے ہیں۔

انسان کی بناوٹ ایک خاص اندازہ کے مطابق ہے۔ بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی ہستی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کا ایسا اچھا اندازہ رکھا ہے کہ اپنے سے کئی کئی گنا بڑی چیزوں پر قبضہ رکھتا ہے۔ اور ان پر حکومت کرتا ہے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے ان پر اتنے اتنے بڑے احسانات کئے ہیں۔ انکو ایک ذلیل پانی سے بڑے اچھے اندازے سے پیدا کیا۔ طاقتیں دیں۔ کھانے کو دیا پینے کو دیا۔ آرام و آسایش دی۔ تو ان کو چاہیئے تھا کہ میرا شکر کرتے۔ لیکن یہ تو انعام کی بے قدری کرتے ہیں۔ اس لئے ہم انکو چھوڑینگے نہیں بلکہ ضرور ہلاک کرینگے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا اب اللہ تعالیٰ کفار کے عذاب کی ایک اور وجہ بیان فرماتا ہے۔ پہلی آیات میں تو جو خوبیاں انسان کے نفس میں پیدا کی ہیں انکی طرف توجہ دلائی تھی۔ اب ان احسانات کی طرف متوجہ فرمایا ہے جو دیگر اشیاء کی پیدائش سے انسان پر کئے ہیں۔ اور اشارہ فرمایا۔ کہ اگر یہ کفار اشیاء عالم کو ہی دیکھتے کہ ان کے لئے کیا کیا سامان ہم نے پیدا کئے ہیں تو کبھی کفر نہ کرتے۔ کیا ہم نے زمین کو کفات یعنی سمیٹنے والی نہیں بنایا۔ جو کہ زندوں اور مُردوں کو سمیٹتی ہے۔

یہ دنیا کا تمام کارخانہ زمین کی کشش سے قائم ہے۔ اگر زمین میں یہ طاقت نہ ہو تو ایک پل میں تمام چیزیں زیر و زبر ہو جاویں۔

یہ آیت مسیح کی وفات کے لئے بھی ایک دلیل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خواہ کوئی زندہ ہو یا مُردہ۔ زمین دونوں حالتوں میں اس کو اپنے اندر کھینچ رہی ہے۔ تو اگر مسیح زندہ ہیں تو ان کو اسی زمین پر ہونا چاہیئے تھا نہ کہ آسمان پر۔ اور اگر کہیں اس زمین پر ہی ابھی تک زندہ ہیں۔ تو ان کا پتہ لگنا چاہیئے۔ کیونکہ اب تو کوئی جگہ ایسی نہیں رہی جو پوشیدہ ہو۔

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا اور پیدا کئے ہم نے زمین میں بڑے بڑے بلند پہاڑ۔ اور پلایا ہم نے تم کو میٹھا پانی۔ پہاڑوں کے ساتھ پانی کا ذکر اس لئے فرمایا کہ پانی کا تعلق زیادہ تر پہاڑ سے ہی ہوتا ہے۔ اوّل تو بادلوں کے برسنے میں بھی پہاڑوں کو دخل ہے۔ پھر یہ کہ پہاڑوں سے چشمے پھوٹ کر دریاؤں کی شکل میں کل ملکوں کو سیراب کرتے رہتے ہیں۔ خصوصاً ان دنوں میں کہ بارش بند ہوتی ہے۔ اور پہاڑوں پر برفیں جمی رہتی ہیں۔ جو دریاؤں کے پانیوں کے لئے ایک خزانہ کا کام دیتی رہتی ہیں۔ گرمی میں جب پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو وہ برفیں پگل کر دریاؤں کے پانی کی زیادتی کا باعث ہوتی ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ اللہ تعالیٰ نے پہلے وہ احسانات بتائے ہیں جو کہ انسان کے اپنے نفس پر کئے

اور پھر وہ جو دنیا میں اس کے لئے کئے گئے۔ اس لئے فرماتا ہے۔ کہ جو استنے انعاموں کے بعد جوکہ اس کے نفس پر اور دنیا میں اس کے لئے ہوئے۔ انکار کرتے ہیں۔ ان کے لئے ہلاکت اور تباہی ہی ہے۔ اور وہ کس بات کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ پس اس دن ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہی ہو گی ٭

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۙ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ؕ

اللہ تعالےٰ کفار کو فرماتا ہے۔ کہ چلو اس کی طرف جس کا تم انکار کرتے تھے۔ یعنی عذاب کی طرف۔ اور جاؤ اس سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ہیں ٭
(۱) نہیں وہ سایہ آرام دینے والا (۲) اور نہ بچانے والا شعلے سے

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۚ

(۳) اس سے شعلے نکلتے ہیں جو بلندی میں قصر کے برابر ہوتے ہیں۔ قصر کے معنے محل کے بھی ہیں۔ اور قصر گز دو گز لمبی چیز کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بڑے بڑے شعلے اس میں سے نکلتے ہیں۔ بخاری میں قصر کے معنے یہ کئے ہیں کہ عرب تین تین گز کی لکڑیوں پر کپڑا ڈال لیتے تھے۔ اور اسے قصر کہتے ٭

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ؕ

اور یہ شعلے ایسے معلوم ہونگے۔ کہ گویا زرد اونٹوں کی قطار ہے۔ کہ جس طرح اونٹ چلتے ہوئے گردن ہلاتا ہے۔ اسی طرح وہ شعلے لپٹیں مار مار کر نکلیں گے۔ تینوں آیات کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ جس چیز کو سایہ سمجھ کر جائینگے۔ اس میں کوئی بات سایہ والی نہ ہوگی۔ بلکہ وہی ان کی ہلاکت کا باعث ہوجائے گی ٭

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

یہ کفار کے لئے خطرناک مصیبت کا دن ہو گا ٭

اللہ تعالیٰ نے کفار کے عذاب کی یہ تشریح فرمائی ہے کہ اس عذاب میں تین باتیں ہونگی (۱) ان کے لئے سایہ نہیں ہو گا (۲) شعلوں سے محفوظ نہیں ہونگے (۳) ان پر شعلے چنگاریاں پھینکیں گے ٭

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۙ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ

یہ عذاب کا دن ایسا ہو گا کہ منکر اس وقت نہیں بولیں گے۔ اور نہ ان کو عذر کرنے کی اجازت ہوگی۔ یعنی بول سکیں بھی تو اجازت نہ ہوگی۔ کیونکہ عذر قبول نہ ہو گا۔ سخت گھبراہٹ میں انسان کی زبان بھی بند ہوجاتی ہے ٭

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

پھر جبکہ اس دن کوئی عذر بھی نہ سنا جائیگا۔ تو وہ دن تباہی کا دن ہو گا۔ انکار کرنے والوں کے لئے ٭

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

اس دن انکو کہا جائے گا کہ یہ ہے فصل کا دن۔ یعنی اس دن مومنوں اور کافروں کو علیحدہ علیحدہ کردیا جائیگا ٭

جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ

تم کو اور پہلوں کو اکٹھا کیا جاویگا یعنی جس طرح تم سے پہلوں کو عذاب دیا گیا تھا وہی تم کو دیا جائے گا اور کہا جائیگا کہ ان کو کہہ ٭

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

پس اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے۔ تو اب کرلو۔ لیکن اس دن کوئی تدبیر ان کے کام نہ آئے گی۔ اور وہ دن ان کی تباہی اور ہلاکت کا ہو گا۔ میرا یقین ہے کہ یہ مسیح موعود کے زمانے کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ کہ ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ علم دنیا سے اُڑ جائیگا۔ لوگ خدا سے دُور ہو جائینگے۔ فسق و فجور بڑھ جائیگا۔ دجال پھیل کر لوگوں کو گمراہ کریگا۔ تو اس وقت ایک آنیوالا آئے گا۔ اور ان کو کہے گا کہ آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ اور اگر تمہارے پاس اپنے عقائد کی صداقت کی کوئی دلیل ہے۔ تو اب پیش کرو۔ اور میرے مقابلہ میں اپنی سب تدبیروں کو استعمال کرلو۔ ورنہ پھر نہ کہنا کہ اسلام جھوٹا مذہب ہے۔ لیکن جھٹلانے والے لوگ تو اُسدن منہ بھی نہیں دکھا سکینگے پس وہ ان کے لئے ہلاکت کا دن ہو گا ٭

یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں۔ آریوں۔ ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں کو چیلنج پر چیلنج دئے۔ کہ آؤ مقابلہ کرو۔ لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اور مقابلہ کی تاب نہ لاکر اپنے آپ ہی کُڑھتے رہے ٭

پارہ انتیسواں۔ سورۃ المرسلٰت۔

رکوع دوم

مورخہ ۳۰۔ مئی سنہ ۱۹۱۴ء

انسان کے لئے اپنے دشمن کو آرام میں دیکھنا بھی بڑا عذاب ہوتا ہے۔ ایک قسم کا عذاب تو وہ ہوتا ہے۔ جو اپنے نفس پر یا اپنے عزیزوں پر یا اپنے رشتہ دارو[ں]

پر ہو۔ لیکن ایک اپنے دشمن کو سکھ میں دیکھ کر عذاب اور تکلیف ہوتی ہے۔ یہ دو قسم کے عذاب ہیں۔ اکثر لوگ اسبات سے بہت جلتے ہیں کہ ہمارے دشمنوں کو کیوں سکھ پہنچا ہے۔ جسقدر دشمن کا سکھ کسی کے لئے عذاب کا باعث ہوتا ہے۔ شاید اتنا اپنی جان کا عذاب بھی نہ ہوتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک دفعہ ایک قتل کا مقدمہ ہو گیا۔ آپ اس مقدمہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب کی عدالت میں تشریف لے گئے۔ مخالفین اس انتظار میں تھے کہ بس اب پکڑے ہوئے آئیں گے۔ اور ہم اپنے ہنسی اُڑائینگے حضرت مسیح موعود کے پکڑے جانے کا انہیں اس وجہ سے خیال تھا کہ اول تو مقدمہ کرنے والا ایک عیسائی مارٹن کلارک تھا۔ جس کا عیسائیوں میں بڑا رسوخ تھا۔ دوسرے مقدمہ مذہبی حیثیت رکھتا تھا۔ تیسرے جس ڈپٹی کمشنر کے ہاں مقدمہ تھا۔ اس کی نسبت مشہور تھا کہ جب وہ ضلع گورداسپور میں آیا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق سُنا تو کہنے لگا کہ کیا اس کو اب تک کسی نے سزا نہیں دی۔ جب ایسی ایسی روایات مشہور ہوں تو سزا کا بہت خوف ہو سکتا تھا۔ اور مخالفوں کو یقین تھا کہ ضرور سزا ہو جائے گی۔ اسی خیال سے ایک مولوی بڑی شان و شوکت سے پہنچا کہ دیکھونگا کہ مرزا صاحب قیدیوں میں کھڑے ہوں گے۔ ہتھکڑی لگی ہوئی ہو گی۔ بیان لئے جا رہے ہونگے۔ اسی قسم کے خیالی پلاؤ پکاتا ہوا وہ کچہری کے اندر داخل ہوا۔ لیکن جب اس نے حضرت صاحب کو ڈپٹی کمشنر کے پاس بڑی عزت سے کُرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ تو اس کو آگ لگ گئی۔ کیونکہ اس نے تو بڑے بڑے منصوبے سوچے ہوئے تھے۔ لیکن اب جو عزت انکی دیکھی تو جل گیا۔ اس احمق آدمی کو یہی جلن کافی تھی۔ لیکن وہ اور بڑھا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو کہنے لگا کہ مجھے کُرسی دو۔ اس نے یہ خیال کیا کہ مجھ بھی اگر مرزا صاحب کے برابر جگہ مل گئی تو میری بھی ذلت تو نہ ہو گی۔ لیکن ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ تمہارا کیا حق ہے کرسی لینے کا؟ پھر بھی وہ مایوس نہ ہوا۔ اور کہا کہ ہمارے باپ دادا کو لاٹ صاحب کے ہاں کُرسی ملتی رہی ہے۔ تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ جو ہمارے گھر ہمیں ملنے آتا ہے۔ اسے کرسی دے دی جاتی ہے۔ لیکن یہ کچہری ہے یہاں نہیں مل سکتی۔ پھر جو اس نے کوئی اعتراض کیا تو آخر وہ انگریز تھا۔ تیز ہو گیا تھا۔ اور کہنے لگا کہ بک بک مت کرو پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو۔ یہ کیوں بار بار ایسا کرتا تھا۔ اس لئے کہ اس کو وہ جلن جلا رہی تھی۔ جو اپنے دشمن کو آرام میں دیکھ کر ہوا کرتی ہے۔ اس کو اتنی ذلت ہونے کے بعد بھی صبر نہ آیا۔ اور شہادت کے بعد باہر آ کر ایک اور افسر کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تاکہ لوگ سمجھیں کہ مجھے اندر بھی کرسی ہی دیگئی ہے۔ لیکن خدا کی قدرت ہے کہ جب کوئی حاکم مخالف ہو جاتا ہے۔ تو اس کے ماتحت بھی مخالفت کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اُس نے سپاہی کی معرفت کہلا بھیجا۔ کہ اس کو جا کر کہو کہ کرسی سے اُٹھ کھڑا ہو۔ پھر وہاں سے باہر نکلا تو چونکہ اُسے یہ گھمنڈ تھا کہ لوگ میری عزت کرتے ہیں۔ اس لئے ایک کمبل پر جو کہ زمین پر بچھا ہُوا تھا۔ بیٹھ گیا۔ لیکن کمبل والے نے بھی بیٹھنے نہ دیا۔ اور اٹھا دیا۔ تو حد درجے کی ذلت اسے کیوں نصیب ہوئی۔ اسی لئے کہ وُہ اپنے دشمن کی عزت کو دیکھ کر جل گیا۔ اور اس کی عزت گھٹانے کے لئے کوشش کرتا رہا۔ لیکن بغض اور دشمنی کی وجہ سے اس کی عقل ماری گئی۔ اور وہ سمجھ ہی نہ سکا۔ کہ میں کیا کروں ٭

الف لیلہ میں ایک حاسد و محسود کا قصہ درج ہے۔ کہ ایک شخص پر خدا کا بڑا فضل تھا وہ آرام و آسایش سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ ایک حاسد اس کو دیکھ کر جلتا تھا اور دکھ دیتا تھا۔ آخر اس نے تنگ کر کر کے اُسے وطن سے نکال ہی دیا۔ اور وہ بیچارہ کسی اور جگہ چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد اسی حاسد کو خیال آیا کہ اس کی خبر تو لینی چاہیئے کہ اب اس کا کیا حال ہے۔ وہاں گیا تو معلوم ہُوا کہ وہ اب بھی آرام میں ہے۔ اور آگے سے بھی زیادہ اس کی عزت ہے۔ اس لئے وہاں بھی اس سے شرارت شروع کی۔ مگر ناکام رہا۔ ایک آدمی جو بہت دیر سے قادیان میں آنے والا ہے۔ اس نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ کسی کام کے لئے میں قادیان سے آگے جا رہا تھا لیکن یہاں ٹھہر گیا۔ تو حضرت صاحب نے یہی قصہ مجھ سُنایا اور فرمایا کہ میرے ساتھ بھی ایک دن یہی معاملہ ہو گا۔ لوگ حسد کرینگے۔ دُکھ دینگے مگر مجھے خدا کے فضل سے کوئی دُکھ نہیں پہنچے گا۔ اور میں ان کی ان کوششوں سے نیچے ہونے کی بجائے اُونچا ہوتا جاؤنگا ٭

غرضیکہ دشمن کی عزت و آبرو ہوتی دیکھ کر لوگوں کو بہت ذلت اور خواری کا سامنا ہوتا ہے۔ ایک تو کفار کے لئے یہ عذاب کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ۔ تین قسم کے دُکھ اور عذاب کی طرف جاؤ پھر مسلمانوں کو تین قسم کے سکھ ان دُکھوں کے مقابلہ میں دیئے گئے۔ یہ بھی کفار کے لئے عذاب ہے ٭

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ وَّ فَوَاکِہَ مِمَّا یَشْتَھُوْنَ ؕ

بے شک متقی (۱) سایوں میں اور (۲) چشموں میں ہونگے۔ (۳) اور ان کے لئے ہر قسم کے میوے جیسے بھی چاہینگے ہونگے۔ ادھر تو کفار کے لئے ایسے سائے ہیں جن میں کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن ادھر متقی خدا کے فضل کے سایوں میں ہیں۔ ادھر کفار ایسے سایوں میں ہیں۔ جن میں ٹھنڈک نام کو بھی نہیں لیکن ادھر متقیوں کے سامنے چشمے پھوٹ کر بہہ رہے ہیں۔ ادھر کفار کو آگ کے شعلے کھائیں گے۔ لیکن ادھر متقیوں کے کھانے کے لئے میوے ہیں یہ انعامات ان کفار کے عذابوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو عطا فرماتا ہے

تاکہ وہ دیکھ کر اور بھی جلیں۔ اور دُکھ اُٹھائیں ؁

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ تعالےٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ کھاؤ اور پیو ہماری طرف سے اجازت ہے یہ کھانا آرام سے تمہارے حلق سے اترے اور ہضم ہو۔ اور یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ یہ بھی کفار کے لئے دُکھ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو کہتا ہے کہ جو تمہاری مرضی ہے۔ کھاؤ اور پیو ؁

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور ہم محسنوں سے ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ؁

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

کفار جب یہ انعامات دیکھیں گے۔ تو جل جائینگے۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ جو انسان آخر میں دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اس کو یہ آخری عذاب دیا جائیگا کہ اس کو جنت کی طرف موتھ کر کے کھڑا کر دیا جائیگا۔ تاکہ وہ نعمتوں کو دیکھ کر جلے اور عذاب پائے ؁

اللہ تعالیٰ نے فواکہ مما یشتہون فرمایا ہے۔ صرف یہ کیوں نہیں فرمایا کہ فواکہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میوے تو ہر ایک انسان کھاتا ہے۔ اور کوئی انسان ایسا نہیں ہوتا۔ جس کو کوئی نہ کوئی میوہ کھانے کو نہ ملتا ہو۔ غریب آدمی بھی اس وقت جبکہ میوے سستے ہو جاتے ہیں کھاتے ہیں۔ لیکن ان کا اس وقت کا کھانا مما یشتہون کے ماتحت نہیں ہوتا۔ دوسرے اگر کسی کو ایک میوہ ملے مگر اس کا دل کسی اور میوہ کو چاہتا ہو تو اسے اس میوہ سے راحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انکو جو میوے ملیں گے وہ فواکہ مما یشتہون ہونگے۔ یعنی ان کے پسندیدہ اور خواہشوں کے مطابق ہونگے ؁

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝

کھانے کو تو کفار بھی کچھ نہ کچھ کھاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ ان کا کھانا پینا بھی اُنکے لئے دُکھ کا باعث ہوتا ہے۔ کفار کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم بھی کھاؤ اور تھوڑا سا نفع اٹھاؤ اس دنیا کا لیکن تمہارا کھانا انکم مجرمون کے ماتحت ہے۔ یعنی جس طرح ایک ملزم کے لئے یہ فیصلہ ہو جائے کہ وہ واقعی مجرم ہے۔ تو گو وہ قید خانے میں بھی کھاتا پیتا ہے لیکن اس کو کھانے میں کوئی لطف اور مزا نہیں آسکتا وہ کھانا اس کے لئے عذاب کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کفار کھاتے ہیں اور پھر ان کو خیال آتا ہے کہ ہمارے دشمن یعنی مسلمان بڑے آرام و آسایش میں ہیں تو ان کا کھانا پینا سب حرام ہو جاتا ہے ؁

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

ایک آدمی جرم کرتا ہے۔ مگر باوجود جرم کرنے کے اس کے دل میں خوف خدا بھی آتا ہے۔ کئی لوگ جرم کرتے ہوئے ساتھ ساتھ توبہ کرتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم پر رحم کریو۔ اس طرح کرنے والے بھی بے شک خدا کے حضور سزا کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور ضرور سزا پائیں گے۔ لیکن ایسے بھی مجرم ہوتے ہیں۔ جن کو توبہ نصیب ہی نہیں ہوتی۔ اور وہ توبہ کی طرف رجوع ہی نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کو بہت زیادہ سزا ملیگی۔ ایک شاعر نے کیا لطیف شعر کہا ہے ؎

بھاگ گئے تھے ہم بہت سو اسی کی سزا ہے یہ ٭ ہو کر اسیر داب تے ہیں راہزن کے پاؤں

یہ لوگ چونکہ گناہ کر کے خدا سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ اور اس سے رحم طلب نہیں کرتے اسلئے ایسے مکذب بہت زیادہ دُکھ کے مستحق ہوتے ہیں ؁

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝

اللہ تعالےٰ ان ہی کے متعلق فرماتا ہے کہ ان کو کہا جاتا ہے کہ جھکو۔ لیکن وہ جھکتے نہیں۔ یعنی ان کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

ایسے آدمیوں کے لئے تباہی اور ہلاکت ہی ہے ؁

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

جب یہ نظارہ لوگ دیکھیں۔ کہ واقعی اسلام ترقی کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو آرام و آسایش نصیب ہو رہا ہے۔ سکھ اور چین کی زندگیاں پا رہے ہیں۔ اور کفار اُنکی حالت دیکھ کر جل رہے ہیں۔ تو کیا پھر بھی کوئی قرآن کا انکار کر سکتا ہے کیا جب اس کی پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ تب بھی کوئی انکار کریگا ؁

اس جگہ انتیسویں پارہ کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان۔دارالامان۔۱۶۔اگست ۱۹۱۴ء

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو

کیمونیکیٹڈ

"ہمارے مفتی محمد صادق صاحب ان بزرگوں میں سے ہیں۔ جو پیغام کے بانیوں کے ساتھ شدید درجے کے تعلقات محبت واخلاص رکھتے تھے۔ چنانچہ باوجود مومنانہ غیرت وعملی طور پر انقطاع اوران افعال و اعمال و اقوال سے تبری کے اس مضمون میں بھی اس کی کچھ کچھ جھلک نظر آتی ہے۔ اب انھوں نے پیغامیوں کو کچھ سمجھانا چاہا ہے۔ شاید وہ اپنے خیرخواہ خلاص منہ ہی کی بات سنیں۔ گو جس راہ پر وہ گامزن ہیں۔ اس پر چل کر کوئی انسان منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور جو نشہ انھوں نے پیا ہے۔ اُسے ترشی ہی اتلاے تو اتارے۔ بہرحال اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس نشہ بادۂ عجب و غرور میں یہ شیرینی مضر پڑتی ہے۔ یا مفید۔

(ایڈیٹر)

۳۔ رمضان کے پیغام صلح میں منکرین خلافت نے حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمر ایدہ اللہ کی ایک چٹھی کا کچھ اقتباس اس سرخی کے نیچے نقل کیا ہے۔ کہ "صاحبزادہ صاحب کا حقیقی مذہب" اور پھر اس پر ایک اڈیٹوریل لکھا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا ہے کہ صاحبزادہ صاحب کا مذہب ظاہر میں کچھ اور ہے۔ اور باطن میں کچھ اور۔ یہ استدلال اسی اقتباس خط سے کیا ہے۔ پھر دوسرے اخبار میں جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اس پر ایک خاص آرٹیکل زیر سرخی "حقیقت کھل گئی" لکھا ہے۔ اور اس میں بھی اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ جناب صاحبزادہ صاحب کا اندرونی عقیدہ کچھ اور ہے۔ اور ظاہری کچھ اور ہے۔

پہلے اڈیٹوریل کے آخر میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ یہ انکشاف خود صاحبزادہ صاحب کے مریدین کے لئے بھی حیرانی کا باعث ہوگا۔ چونکہ یہ عاجز بھی حضرت موصوف کے مریدین میں داخل ہونے کا کم از کم مدعی ہے۔ اس واسطے میں نے اس خط کو اور اس پر جو مضامین لکھے گئے ہیں۔ ان کو بڑے غور سے پڑھا۔ اور ایک دفعہ نہیں۔ کئی دفعہ پڑھا۔ مجھے بھی حیرانی ہوئی۔ اور ہر دفعہ اس حیرانی نے ترقی کی۔ نہ اس واسطے کہ حضرت موصوف کے خط میں مَیں کوئی ایسی بات پاتا ہوں۔ جو آپ کی پہلی کسی تحریر کے مخالف ہو۔ بلکہ اسواسطے کہ مضامین نویس ڈاکٹر مرزا صاحب اور اُن کے ساتھی نے ایسی بیّن غلطی کیوں کھائی ہے۔ کہ جس بات کا حضرت میاں صاحب کے خط میں اور آپ کی پہلی تحریروں میں نام و نشان بھی نہیں۔ وہ ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ اور پھر دلیری یہ ہے۔ کہ وہ خط بھی چھاپا جاتا ہے۔ اور اسی سے استدلال بھی کیا جاتا ہے۔

میں یہ نہیں کہنا چاہتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے پبلک کو دہوکہ دینا چاہا۔ لیکن اتنا تو ضرور ماننا پڑیگا۔ کہ انھوں نے خود غلطی کھائی۔ پھر حیران ہوتا ہوں۔ کہ میرے دوست جن کی خدمت کا مجھے سالہا سال فخر حاصل رہا۔ وہ کبھی ذہن و فہم کے ایسے کمزور بھی نہ تھے۔ کہ ایسی صریح بات کو نہ سمجھ سکیں۔ حیرانی پر حیرانی مجھ پر وارد ہوتی ہے۔ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ خواب ہے جو میں دیکھتا ہوں۔ یا بیداری کا عالم ہے؟

میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانِ حیات میں سفر پر گیا اور ساڑھے چار ماہ تک سفر میں رہا۔ اس عرصہ میں مجھے اخباروں کے پڑھنے کا بہت کم اتفاق ہوا۔ اور جب کبھی کوئی صاحب اخبار خواں مجھے یہ بتاتے۔ کہ پیغام صلح میں کتابوں اور رسالوں کے حوالے نقل کرنے میں الفاظ بدل دیئے جاتے ہیں۔ اور نیز ہمارے مرشد کے حق میں سخت کلامی کی جاتی ہے۔ اور صریح گالیاں دی جاتی ہیں۔ تو میں ان باتوں کو باور نہ کرتا۔ اور اڈیٹر صاحب "الحق" کو بھی میں نے کہا۔ کہ آپ کا طرز کلام بہت سخت ہے لیکن یہاں آکر جو میں نے اخبار پڑھا۔ اور ہنوز صرف یہی مذکورہ آرٹیکل میں نے دیکھے ہیں۔ تو میری عقل دنگ ہے کہ کیا پیغام صلح کے اجرائے کے وقت جو ہماری خوشیاں تھیں وہ سب اسی لئے نہیں۔ کہ یہ سب کچھ ہم سُنیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ ۲۳۔ رمضان کے چھوٹے سے آرٹیکل میں ہمارے مرشد و مطاع و رہبر کے حق میں چار گالیاں لکھی گئی ہیں۔ خود غرض۔ کفر باز۔ چال باز۔ حسد کی آگ سے جل کر خاک ہونے والا۔ میرے دوستو۔ تم اتنا تو سوچتے کہ حضرت محمود اگر آپکے کچھ نہیں لگتے۔ تو آپ کے قدیمی محبوں کے مرشد ہیں۔ پیر ہیں۔ رہنما ہیں۔ امام ہیں۔ آپ تو اس معاملہ میں صاحب تجربہ تھے۔ اور غیر احمدیوں کو بروقت ملاقات اور مباحثہ کہا کرتے تھے۔ کہ اگرچہ تم مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ مگر ہم تو مانتے ہیں۔ اسواسطے تہذیب کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ تم (ہمارے مرشد) حضرت مرزا صاحب کے حق میں کوئی ایسا لفظ نہ بولو۔ جو ہمارے دلوں کو دُکھانے والا ہو۔ میں نے مانا۔ کہ آپ صاحبان کے نزدیک حضرت مسیح موعود کے الہامات اور دعائیں جو صراحتاً میاں محمود احمد صاحب کے متعلق ہیں۔ وہ سب تاویل طلب ہیں۔ یا منسوخ ہیں۔ یا غلط ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی کم از کم وہ تمہارے مرشد کا بیٹا ہے کچھ تو لحاظ و شرم کرو۔ بات بات میں تضحیک اور توہین اچھی نہیں کچھ تو خوف خدا چاہیئے۔

جب حضرت خواجہ صاحب نے پہلے پہلے پشاور میں پریکٹس شروع کی۔ تو ایک دفعہ انھوں نے پشاوری عجائبات میں ایک یہ بات بھی سنائی تھی۔ کہ پشاور کے لوگ جب کبھی لڑتے ہیں۔ تو اُسکے مرشد کی گالیاں دیتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے تعجب سے کہا۔ کہ میں نے یہ بات کسی اور جگہ نہیں دیکھی۔ مگر اب امید ہے۔ کہ وہ کنگ میں بیٹھے ہوئے رمضان کے مبارک مہینہ کے لکھے ہوئے پیغام صلح کو پڑھ پڑھ کر ان کا تعجب جاتا رہا ہوگا۔ کیونکہ یہ سرحدی مرض براہ راولپنڈی لاہور کے احمدیہ بلڈنگس میں بھی پھیل گئی ہے۔ خیر اگر ہمارے واسطے یہی مقدر ہے کہ ہم اپنوں سے ہی دکھ پائیں۔ اور جو ہم کو پیار کرتے تھے۔ وہی ہم کو مرشد کی گالیاں دیں۔ تو ہم اس پر صبر کرتے ہیں۔ بالمقابل ہم کس کو گالی دیں۔ اور کس پر جھوٹی باتیں لگائیں۔ ہمارا تو یہ بھی جی نہیں چاہتا۔ کہ کسی کے حق میں بددعا کریں۔ ہم تو سب کے واسطے نیک دعائیں کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ رات بھر انہی دعاؤں میں گذر جاتی ہے۔ لیکن اگر محمود خدا کا پیارا ہے۔ اور ضرور ہے اور اگر خدا کے مسیح کی قایم کردہ انجمن قایم ہے۔ اور ضرور ہے اور اگر مسیح موعود کی دعائیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کے حضور میں مقبول ہیں اور ضرور ہیں۔ اور اگر خدا کا وعدہ کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ سچا ہے۔ اور ضرور ہے۔ اور اگر الٰہی حفاظت کا وعدہ اس چار دیواری کے متعلق صادق ہے اور ضرور ہے۔ اور اگر مسیح کا جاری کیا ہوا لنگر جو اس نے آخر دم تک کسی انجمن کے سپرد بھی نہ کیا۔ منشائے الٰہی کے ماتحت قایم ہوا۔ اور ضرور ہوا۔ تو ان سب کی مخالفت کرنے والے اور گالیاں دینے والے اور چندوں سے روکنے والے یاد رکھیں۔ کہ وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ خدائی کام پورے ہو کر رہیں گے۔ اور ضرور ہو کر رہیں گے۔

اب میں حضرت فضل عمر کے خط کے اقتباس مندرجہ پیغام صلح

اور اس پر جو مضامین لکھے گئے ہیں۔ ان کو بالمقابل رکھ کر ناظرین کے انصاف پر بات کو چھوڑتا ہوں۔ حضرت صاحب کا خط مندرجہ پیغام

" نبوت کے متعلق میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں"

کہ سب احمدی حضرت مسیح موعود کو نبی ظلی ہی مانتے ہیں لیکن چونکہ حضرت صاحب کے درجہ کو اس وقت بہت گھٹا کر لکھا جاتا ہے۔ اس لئے مصلحت وقت مجبور کرتی ہے۔ کہ آپکے اصل درجہ سے جماعت کو آگاہ کیا جائے۔ ورنہ اس طرح میں لفظ نبی کے استعمال کو خود پسند نہیں کرتا۔ نہ اس لئے کہ آپ نبی نہ تھے۔ بلکہ اس لئے کہ ایسا نہ ہو۔ کچھ مدت بعد بعض لوگ اس سے نبوت مستقلہ کا مفہوم نکال لیں۔ مگر یہ صرف چند روزہ بات ہی۔ اور بطور علاج کے ہے۔ کیونکہ اس وقت بہت سے احمدی حضرت مسیح موعودؑ کے درجہ سے ناواقف ہیں۔ اور اخبار میں یہ بھی بار بار لکھ دیا جاتا ہے۔ کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے آئے تھے"۔ اس خط میں حضرت خلیفہ ثانی نے مفصلہ

(۱) حضرت مسیح موعود نبی ظلی تھے۔ (۲) نبوت کے لفظ کا عام استعمال کرنا یا نہ کرنا مصلحت وقتی پر موقوف ہے۔ (۳) اگر یہ خوف ہو۔ کہ لوگ نبوت مستقلہ سمجھ لیں گے۔ تو استعمال نہ کیا جائے۔ (۴) اگر یہ خوف ہو۔ کہ لوگ حضرت مسیح موعود کے درجہ کو گھٹا کر نبوت کا انکار کر دیں گے۔ تو استعمال کرنا چاہیئے تاکہ حضرت مسیح موعود کے اصل درجہ سے لوگ ناواقف نہ ہو جائیں

اب غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس خط پر پیغام صلح کے اڈیٹر اور ڈاکٹر میرزا صاحب کیا فرماتے ہیں۔ اور کیا کیا الزام لگاتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ صاحب پیغام فرماتے ہیں۔ کہ "جو کچھ میاں صاحب الفضل اخباروں میں لکھ رہے ہیں۔ وہ ان کا دلی ایمان نہیں"۔

جواب۔ میاں صاحب کی اخبار میں موجود ہیں سال بھر کا الفضل گذشتہ تین چار سال کے بدر اور تشحیذ الاذہان ان میں سے کہیں ایک جگہ بھی دکھا دیں۔ کہ حضرت میاں صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ میں مرزا صاحب کو ظلی نبی نہیں مانتا۔ یا یہ لکھا ہو۔ کہ میں مستقل نبی مانتا ہوں۔ جو شریعت لایا ہو۔* اور یا یہ لکھا ہو۔ کہ صرف نبی کا لفظ مسیح موعود کے حق میں بولنا جائز ہے جناب ڈاکٹر مرزا صاحب! دعویٰ کر لینا اور پبلک کو دھوکہ دینا بہت آسان ہے۔ مگر کچھ خدا کا خوف چاہیئے۔ اگر قادیان آپکے نزدیک دار الامان نہیں رہا۔

اگر مسیح کے قائم کردہ لنگر کو توڑ دینا آپ کے مذہب میں حلال ہو گیا ہے۔ تو کیا جھوٹ بولنا اور پبلک کو دھوکہ دینا بھی آپکے نزدیک جائز ہو گیا ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ اسقدر دلیری کرو

سوال نمبر ۲۔ "صاحبزادہ صاحب اپنے مریدین سے ایسے عقائد پر بیعت لیتے رہے۔ جن کو وہ خود بھی نہیں مانتے"

جواب۔ کاش کہ ڈاکٹر مرزا صاحب اور ان کے ساتھی یہ واضح کر دیتے۔ کہ وہ کون سے الفاظ ہیں۔ جن کا بیعت میں اقرار لیا جاتا ہے۔ مگر میاں صاحب خود بھی ان کو دل سے نہیں مانتے۔ ڈاکٹر مرزا صاحب اور ان کے رفقاء نے خود تو بیعت نہیں کی۔ جو انھوں نے کوئی ایسا لفظ سنا ہو۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ایک بھائی اور ایک بھتیجے نے بیعت کی خود می حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے بیٹے نے بیعت کی ہے۔ اور بہت سے بیعت کرنے والے لاہور میں ہی موجود ہیں۔ کس نے ڈاکٹر مرزا صاحب کے سامنے یہ بیان کیا۔ کہ حضرت میاں صاحب نے بیعت میں ہم سے یہ اقرار لیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مستقل نبی تھے۔ اُمتی اور ظلی نبی نہ تھے۔ اگر کسی بیعت کنندے نے جناب ڈاکٹر صاحب کے سامنے ایسا ذکر نہیں کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے خود اپنے کانوں سے بھی ایسے الفاظ نہیں سنے تو پیغام اور اس کے ساتھیوں کی اس اخلاقی جرأت پر ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوائے کیا پڑھیں۔ مقام نزول مسیح کی تخریب کی کوششوں اور اپنے مرشد کی اولاد پر تیر و کمان کسنے اور شعائر اللہ کی بے حرمتی کرنے سے ان لوگوں کی اخلاقی حالت کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ جن الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمر بیعت لیتے ہیں۔ وہ کئی دفعہ چھپ چکے ہیں۔ اب پھر یہاں چھاپ دیئے جاتے ہیں۔ اور ڈاکٹر مرزا صاحب اور اُن کے ساتھی سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ازراہ عنایت ان میں سے وہ الفاظ بتلائیں۔ جنکو میاں صاحب مانتے نہیں۔ مگر ان پر بیعت لیتے ہیں۔

الفاظ بیعت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ جسطرح پر ہاتھ میں ہاتھ لے کر فرماتے جاتے تھے۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اسی طرح پر آپ بیعت لیتے ہیں:

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ (۳ بار)

آج میں احمدی سلسلہ میں محمود کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے آئندہ بھی گناہوں سے بچنے کی کوشش کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ شرک نہیں کرونگا اسلام کے تمام احکام بجا لانے کی کوشش کرونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرونگا۔ مسیح موعود کے تمام دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ جو تم نیک کام بتاؤ گے انہیں تمہاری فرمانبرداری کروں گا۔ قرآن شریف اور حدیث کے پڑھنے اور سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور بہت ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

سوال نمبر ۳۔ مصلحت میاں صاحب کی یہ تھی۔ کہ خواجہ صاحب کی ہر دلعزیزی میں فرق آ دے"۔ اور خواجہ صاحب کی مخالفت اس وجہ سے تھی۔ کہ ان کی کامیابی کے سبب میاں صاحب کے دل کو حسد کی آگ نے جلا کر خاک کر دیا تھا۔

جواب۔ ان ہر دو فقرات میں حضرت میاں صاحب کی نیت پر حملہ کیا گیا ہے۔ نیتوں کا مالک اللہ تعالےٰ ہے۔ ہم اس کا کیا جواب دیں۔ اللہ تعالےٰ ہی فیصلہ کریگا۔

سوال نمبر ۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا۔ کہ میاں صاحب کفر و اسلام کو نہیں سمجھے۔

جواب۔ یہ محض جھوٹ اور افتراء ہے۔ حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح نے کبھی ایسا نہیں فرمایا۔ پبلک کو دھوکہ دینے کے واسطے اور حضرت میاں صاحب سے برگشتہ اور متنفر کرنے کے واسطے یہ بات احمدیہ بلڈنگس کے ممبروں نے ایجاد کی ہے جیسا کہ خلافت حقہ سے لوگوں کو برگشتہ کرنے کے واسطے خواہ مخواہ کفر و اسلام اور نبوت مسیح موعود کے مسائل کو درمیان میں چھیڑ دیا گیا ہے۔ حالانکہ آپ خود بھی مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اگر صرف نبی کا منکر کافر ہوتا ہے۔ تو ظلی نبی کا منکر ظلی کافر تو کم از کم ہو گا۔ خواجہ صاحب نے بھی اقرار کیا تھا۔ کہ

منکر ہیں مسیح موعود کے کافر نہیں، تب بھی کفر کا لفظ تو آ ہی گیا۔ پھر جھگڑا کیسا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کی اس ڈائری کے چھپنے میں اصل الفاظ کو چھپایا گیا ہے۔ اور بات کچھ اور کی اور بنائی گئی ہے۔ اصل واقعہ کے متعلق حلفی شہادت پیش کی جاتی ہے جو حاضرین وقت کی طرف سے ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور نے فرمایا تھا۔ کہ بعض لوگ میری نسبت اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کبھی کہتا ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمان ہیں اور کبھی کہتا ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ وہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھے۔ حتیٰ کہ ہمارے میاں صاحب بھی نہیں سمجھے۔ یہ سمجھنا کس امر کے متعلق ہے؟ اسکے متعلق ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے کیوں بظاہر دو متضاد باتیں کہیں۔ نہ اس امر کے متعلق کہ مسئلہ کفر و اسلام کو میاں صاحب نے سمجھا ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۶۔ میاں صاحب کو یہ خوف ہوا۔ کہ خلیفہ کوئی باہر سے نہ ہو جائے۔

سوال نمبر ۷۔ یہ میاں صاحب کی چھوٹی سی خود غرضی تھی۔

جواب ۶ و ۷۔ اسکے جواب میں غالباً اتنا ہی کافی ہوگا کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

سوال نمبر ۸۔ اس خط میں صاحبزادہ صاحب نے اپنے اعلان شدہ عقیدہ کے بالکل خلاف اظہار کیا ہے۔ (۹) جو کچھ اس خط میں اب لکھا ہے۔ اُس کے خلاف گذشتہ چار پانچ سال تک صاحبزادہ صاحب وعظ کرتے رہے۔ اور ان کی تحریر و تقریر میں ہمیشہ اسکے خلاف زور پایا جاتا رہا۔

جواب ۹۔ جناب ڈاکٹر مرزا صاحب اور ان کے ساتھی کیواسطے لازم تھا۔ کہ اس جگہ حضرت میاں صاحب کے اس اعلان میں سے وہ عبارت بھی نقل کر دیتے جس کے خلاف کرنے کا اب الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن نقل کرتے تو کہاں سے کرتے۔ جب کہ حضرت میاں صاحب نے کبھی ایسا کہا ہی نہیں۔ کہ مرزا صاحب مستقل نبی ہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے وہ تو صاف فرماتے رہے کہ نبوت مستقلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے چنانچہ آپ اپنے ایک مضمون میں جو تشحیذ الاذہان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۱ء میں آج سے تین سال پہلے چھپا تھا۔ صفحہ ۳۶۸ پر فرماتے ہیں۔

"انبیاء کا وجود اللہ تعالےٰ کی صفات اور اُس کے اخلاق کے اخذ کرنے میں ایک آئینہ کا کام دیتا ہے اور اصلی صفائی باطن اور جلائے قلب کی وجہ سے وہ اُس کے حضور میں ایک آئینہ کی مانند ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا نور اس طرح اخذ کرتے ہیں۔ کہ نادان جہلا ایک مدت کے بعد ان کو ہی خدا سمجھ لیتے ہیں۔ ہاں جیسے کسی آئینہ میں زیادہ جلا ہوتی ہے اور کسی میں کم۔ اسی طرح انبیاء میں کوئی زیادہ جلا رکھتا ہے۔ اور کوئی کم۔ اور رسول اللہ بوجہ خاتم الانبیاء ہونے کے اور اس وجہ سے کہ آپ نے اپنا وجود اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بالکل مٹا دیا تھا۔ ایسے صاف اور مطہر اور مصفیٰ ہو گئے۔ کہ جیسا عکس آپ نے صفات و اخلاق الٰہی کا جذب کیا۔ اور جس خوبی سے آپ میں اللہ تعالےٰ کا حسن نظر آتا ہے۔ کسی نبی میں وہ شان نہیں پائی جاتی۔ آپ کے بعد چونکہ نبوت مستقلہ کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ اس لئے اب جو عکس الٰہی کو اپنے دل پر ڈالنا چاہیئے۔ وہ آپ کی راہ سے ایسا کرتا ہے۔"

اس عبارت میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے صاف لفظوں میں لکھ دیا ہے۔ کہ نبوت مستقلہ حضرت رسول کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اور اس کے خلاف آپ نے کبھی اپنی کسی تحریر میں کچھ نہیں لکھا۔

میں نے تو آپ کے اس کہنے پر حسن ظن کر کے حضرت صاحبزادہ صاحب کی پہلی تحریروں کو بھی دیکھا ہے۔ مجھے کوئی ایسا لفظ نہیں ملا۔ پھر اُن سے زبانی بھی سُنا ہے۔ کہ وہ نبوت مستقلہ کا آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہونا مانتے ہیں۔ ہاں نبوت مستقلہ کے معنے وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود نے خود کر دیئے ہیں۔ کہ ایسا نبی جو صاحب شریعت ہو۔ اور کسی دوسرے نبی کا اُمتی نہ ہو۔ ہاں حضرت صاحبزادہ صاحب یہ ضروری نہیں جانتے۔ کہ ہر وقت ہم مسیح موعود کی نبوت کے ساتھ لفظ ظلی لازماً لگاتے رہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف نبوت کا دروازہ بند ہے۔ بلکہ دراصل ولائت کا دروازہ بھی بند ہے۔ کوئی شخص بغیر حقیقی متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی بھی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کیا اس اُمت کے جو اولیاء ہیں۔ اگرچہ وہ مستقل اولیا نہیں۔ بلکہ بطفیل متابعت حضرت نبی کریم ان کو یہ ولائت ملی ہے۔ تو کیا ہم ہر وقت ایسا کہتے رہتے ہیں۔ کہ مثلاً حضرت عبدالقادر ظلی ولی اللہ۔ اور حضرت معین الدین طفیلی ولی اللہ۔ اور حضرت نظام الدین بروزی ولی اللہ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کو سب لوگ ولی اللہ کہنا جائز قرار دیتے ہیں۔ اور صرف ولی اللہ ہی کہتے ہیں۔ اگرچہ مفہوم اسکا یہی ہے۔ کہ یہ درجہ انہیں براہ راست نہیں ملا۔ بلکہ فنا فی الرسول کے دروازہ میں سے داخل ہونے سے حاصل ہوا ہے فتدبر۔

سوال نمبر ۱۰۔ خواجہ صاحب کے مقابلہ میں صاحبزادہ صاحب نے مرزا صاحب کو مستقل نبی بنایا تھا۔

سوال نمبر ۱۱۔ صاحبزادہ صاحب نے مصلحت وقت کے لئے حق کے خلاف عقیدہ رکھا۔

جواب ۱۰ و ۱۱۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی اُس عبارت تحریر یا تقریر کا براہ عنایت حوالہ دیں۔ جس میں حضرت میاں صاحب نے کبھی مرزا صاحب کو مستقل نبی لکھا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ صاحبزادہ صاحب بارہا فرما چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہی ہوں۔ اور مستقل نبی نہ ہوں۔ تو اُن کے منکر کافر نہیں کہلا سکتے۔

جواب۔ بارہا جو فرما چکے ہیں۔ ان میں سے ایک بار کی تحریر کا تو کم ازکم آپ پتہ اور حوالہ بتلا دیں۔

سوال نمبر ۱۳۔ صاحبزادہ صاحب نے یہ کام اس واسطے کیا۔ کہ ایک جماعت کو احمدیوں میں سے علیحدہ کر کے اپنے ساتھ ملا لیں۔ تاکہ وہ ان کو موجودہ خلافت کے حصول میں مدد دے۔

جواب۔ اس ظن پر آپ کو جزاک اللہ کے سوائے اور کیا کہا جائے۔

غرض یہ تیرہ بہتان ہیں۔ جو دو اخباروں میں حضرت میاں صاحب پر باندھے گئے ہیں۔ ان میں سے ۶ الزام نمبر ۱ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ اور ۱۳ ایسے ہیں۔ جو دل کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں حضرت میاں صاحب کی نیت پر حملہ کیا گیا ہے۔ اسواسطے ہم نے ان پر چنداں لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جو دلوں کو جاننے والا ہے۔ وہ خود فیصلہ کر دیگا۔ اور سچے جھوٹے میں تمیز ہو جائے گی۔ اگر حضرت میاں صاحب فی الحقیقت ایسے ہی بدنیت اور بے ایمان ہیں۔ جیسا کہ ان الزامات میں ڈاکٹر مرزا صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ظاہر کیا ہے۔ تو پھر خدا سے بڑھ کر کوئی سریع الحساب نہیں۔ اور اگر یہ الزامات محض افتراء ہیں تو پھر مفتری بھی ایک دن اپنے کیفر کردار کو پائیگا۔

حضرت میاں صاحب کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ ہے۔ اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔ کہ وہ خدا کے نبی ہیں۔ مگر نہ حقیقی اور مستقل نبی۔ بلکہ اُمتی اور بروزی نبی۔ اور حقیقی اور مستقل نبی کی تشریح حضرت مسیح موعود نے خود بارہا کر دی تھی۔ کہ حقیقی اور مستقل سے مراد وہ ہے۔ جس پر شریعت نازل ہو۔ اور جو کسی دوسرے نبی کا تابع نہ ہو۔

یہی دو باتیں ہیں - اور بس۔ سو ہم حضرت مرزا صاحب کو حقیقی نبی نہیں مانتے - اور نہ مستقل نبی مانتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص غیر حقیقی کے معنے جعلی کرے - اور نقلی کرے - تو ہم اس کے قایل نہیں - کیونکہ ہم مرزا صاحب کو سچا نبی مانتے ہیں۔ نقلی اور جعلی نبی نہیں مانتے - نہ ہم یہ مانتے ہیں - کہ مرزا صاحب دراصل نبی نہ تھے - صرف تفاؤلاً ان کا نام رکھ دیا گیا تھا - جیسا کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد عیسیٰ رکھدے - بلکہ درحقیقت نبوت کے وہ تمام صفات جن کی وجہ سے کوئی نبی کہلا سکتا ہے - ان میں موجود تھیں خدا تعالیٰ نے ان کو جھوٹ موٹ نبی نہیں کہا - بلکہ فی الواقعہ خدا تعالےٰ نے ان کو نبوت عطاء کی - اور یہ شان محمدی کی عظمت ہے کہ آنحضرت کا ایک تابع نبوت کا درجہ پا سکتا ہے - بلکہ بعض پہلے غیر تابع نبیوں سے بھی افضل ہو سکتا ہے -

لفظ مصلحت پر جناب - دوستوں نے بہت تضحیک کی ہے گویا مصلحت کو ناجائز قرار دیا ہے - میں جانتا ہوں - کہ ایسی مصلحت ناجائز ہے - بلکہ گناہ ہے - جو اپنے اندر منافقت اور کذب رکھتی ہو - جیسا کہ ایک مسلمان آنحضرت کا نام لینا اس واسطے ترک کردے کہ ہندو - عیسائی مجھ پر ناخوش رہیں - یا ایک احمدی حضرت مرزا صاحب کا نام لینا اس واسطے ترک کردے - کہ مسلمان مجھ پر خوش رہیں - لیکن ہر مصلحت اپنے صحیح معنوں میں ناجائز نہیں - اللہ تعالیٰ کی پاک وحی میں جو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی - یہ الفاظ آئے ہیں:-

"حالیا مصلحت وقت در آں مے بینم"

(دیکھو کتاب مجموعہ الہامات مسیح موعود)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند"

اور اسی کی تشریح آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۳ پر جو کرتے ہیں اس میں پھر مصلحت کا لفظ استعمال کیا ہے - فرماتے ہیں:-

"خلاصہ کلام یہ × × × × اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دیگئیں جو مجھے دیگئیں - × × × اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی ××× خدا تعالیٰ کے کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں اس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا بنایا گیا ہے جسکی چالیس کروڑ آدمی پرستش کر رہے ہیں - تب اس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا - کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا - اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی - جو اس پر نہیں کی گئی -

جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا - کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے - اور آنے والا مسیح میں ہوں - تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے - اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے - کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں - نہ نبی کہلا سکتا ہے - نہ حکم - جو کچھ ہے - پہلا ہے"۔

سو یہی بات حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی فرمائی ہے کہ اگر اس امر کا خوف ہو - کہ لوگ مرزا صاحب کے اصلی درجہ کو ہی بھول جائیں گے - اور آپ کی نبوت کے مطلقاً انکاری ہو جائیں گے تو نبی کا لفظ ضرور ان کو سنانا اور سمجھانا چاہیئے - اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک وحی میں جو حضرت مرزا صاحب پر ہوئی صاف نبی کا لفظ استعمال کیا ہے - اس کے ساتھ ظلی اور بروزی کا لفظ بھی نہیں لگایا - پھر خدا کی وحی بند کر کے چھپا رکھنے کے لائق ہے یا چراغ کی طرح لوگوں کی رہنمائی کے واسطے اونچی جگہ رکھنے کے لائق ہے - ہاں جو شخص اس تشریح کو نہ سمجھتا ہو - کہ نبوت سے ہماری مراد کیا ہے - اس کے سامنے پہلے تشریح کو پیش کیا جائے تا وہ ٹھوکر نہ کھائے - اور پھر نبی کا لفظ استعمال کیا جائے - اور مصلحت یہ ہے - کہ پھر بھی اس کثرت سے استعمال نہ کیا جائے - کہ لوگ آنحضرتؐ کی ختم نبوت کو ہی بھولنے لگ جائیں -

اب سوچنا چاہیئے - کہ اس میں بڑھانا کیا ہے - اور گھٹانا کیا ہے - نہ حضرت مسیح کے درجے کو بڑھایا جاتا ہے - اور نہ گھٹایا جاتا ہے - نہ حضرت میاں صاحب نے اپنے کسی مذہب یا عقیدہ کا انکار کیا ہے - خواہ مخواہ الزام لگانا کوئی خوبی کی بات نہیں - اور نہ ایسی کارروائیوں سے خدا کی قائم کردہ خلافت حقہ ٹوٹ سکتی ہے اگر مستقل نبی کے لفظ کا استعمال گناہ ہے تو پھر سب سے پہلے نعوذ باللہ خدا گنہگار ہے جس نے الہام میں لفظ نبی کے ساتھ ظل اور بروز کا لفظ نہ لگایا - پھر نعوذ باللہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار رہیں - جنھوں نے حدیث میں آنیوالے مسیح کے متعلق نبی کا لفظ فرمایا - اور اس کے ساتھ ظل اور بروز کا لفظ نہ لگایا - پھر نعوذ باللہ خود مسیح موعود گنہگار ہوئے - جنھوں نے بارہا اپنے نام کے ساتھ صرف نبی کا لفظ استعمال کیا جیسا کہ بگٹ کو چیلنج دیا گیا - اس کے اخیر میں آپنے اپنے دستخط میں الفاظ کئے - "النبی مرزا غلام احمد"۔ اس اشتہار میں بھی کوئی تشریح نہ تھی - کہ میں کیا نبی ہوں - غرض اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب بروزی اور ظلی نبی تھے - لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا - کہ ہر وقت ان کے نام کے ساتھ بروزی بروزی بولتے رہیں - ہاں ضرورتاً بروزی کا لفظ بھی بولا جائے - اور ضرورتاً نہ بھی بولا جائے - اور اسی ضرورت کا نام مصلحت ہے - میں نے کلکتہ میں عیسائیوں اور بنگالیوں پر اکثر اسی لفظ کے ذریعہ سے تبلیغ کا دروازہ کھولا - کیونکہ اس زمانہ میں ایک نبی کے مبعوث ہونے کی خبر ایسی چونکا دینے والی ہے - کہ غیر قومیں جلد متوجہ ہوتی ہیں اور اسلامی برکات کی ایک چمک ان کو نظر آنے لگتی ہے - اور ایک نئی روشنی ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے - ہاں جب مسلمانوں کے ساتھ گفتگو ہوتی - تو اول قدم میں مطلق نبوت چھوڑ ساتھ بروزی اور ظلی کا لفظ لگا کر بھی بولنا مناسب ہوتا - پہلے شان محمدی کو دکھایا جاتا - پھر اس کے سایہ میں نبوت کے تارے اور چاند خود ہی چمک نکلتے - یہی سچی اور حقیقی مصلحت کی راہ ہے -

حضرت میاں صاحب نے کہیں ایسا نہیں فرمایا - کہ حضرت مرزا صاحب مستقل نبی تھے - ہاں خلافت سے لوگوں کو برگشتہ کرنے کے واسطے آپ لوگوں نے خود ہی پہلے یہ مشہور کیا - کہ میاں صاحب مستقل نبی مانتے ہیں - اور اب خود ہی یہ شور مچانے لگے - کہ وہ نہیں مانتے - معلوم نہیں کس مصلحت کے واسطے آپ لوگوں نے ایسا کیا - مگر ایسے کاموں میں آپ کب تک کامیاب ہو سکیں گے -

بالآخر میں باادب تمام یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - معزز ڈاکٹر مرزا صاحب اور ان کے رفقاء سے کہ ہر ایک امر میں حضرت محمود کی مخالفت جو آپ ایسے طریق سے کر رہے ہیں - کہ نہ آپ کو قرآن کی پرواہ ہے نہ حدیث کی - نہ فرمان مسیح موعود کی - اور نہ اقوال خلیفۃ المسیح کی - تو اس سے آپ کی مصلحت کیا ہے - اگر آپ یہ چاہتے ہیں - کہ میاں صاحب خلیفہ نہ بنتے - تو وہ تو اب بن چکے - اور باوجود آپ کی بڑی مخالفتوں کے بن چکے - جماعت کے کثیر حصہ نے ان کو مان لیا - گو ماننے والے آپکے نزدیک ارذل اور بادی الرائے ہی ہوں - مگر جو ہونا تھا - وہ ہوگیا - اب رات دن کی مخالفت اور طعنہ زنی اور بے جا الزام دہی میں پڑنا تو یہ ثابت کرنا ہے -

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲ - کالم نمبر ۳)

کمزوری ۔ سستی ۔ کمی باہ ۔ احتلام ۔ جریان ۔ رقت ۔ ضعف دل ۔ خفقان ۔ ضعف دماغ ۔ دردسر ۔ دردکمر ۔ ضعف اعصاب ۔ دوار ۔ نسیان ۔ نزلہ ۔ زکام

طاقت کا عجیب و غریب نسخہ اور ملک عرب کا ایک سربستہ راز

قیمت پچاس گولی ایک روپیہ

اکسیر البدن

صاحبان آجکل عام کمزوری کی جو شکایت ہے وہ کسی سے چھپی نہیں خصوصاً اہل علم اور اہل قلم لوگوں میں تو بہت ہی ہونگے جو کسی نہ کسی رنگ میں دکھی نہوں اس کے اسباب عموماً کثرت نواحش کثرت مسکرات۔ خلاف قدرت و فطرت عمل کثرت مطالعہ ہیں میرے پاس ملک عرب کا ایک عجیب و غریب نسخہ ہے جسکو میں آپ ہی ترکیب دیکر تیار کرتا ہوں اور گولیوں کی صورت میں اس کو اُن لوگوں کے لئے پیش کرتا ہوں جو کسی قسم کی جسمانی کمزوری کے شاکی ہوں ان گولیوں کا استعمال تمام خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے اور اعضائے رئیسہ خصوصاً قوائے تناسلہ اور نظام عصبی پر خاص اثر ڈالتا ہے اختلاج قلب۔ دوران سر اور عام کمزوری کو دور کرکے بدن میں چستی و پھرتی دل و دماغ میں اُمنگ اور ترنگ اور نشاط پیدا کرتا ہے جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں وکیل ہوں یا ماسٹر طالب علم ہوں یا محرر غرضیکہ کوئی بھی ہوں وہ اگر ان گولیوں کو استعمال کرینگے تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھکان وغیرہ کی شکایت نہ ہوگی۔ یہ گولیاں تلافی مافات کرتی ہیں۔ جو لوگ یہاں میرے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں انتھک محنت سے کام کیا کرتا ہوں میرے استعمال میں یہ گولیاں رہتی ہیں اور دوسرے معزز احباب نے بھی ان کو آزما کر مفید اور موثر پایا ہے۔ پس اب میں فائدہ عام کے لئے ان کو مشتہر کرتا ہوں پہلے **پچاس گولیاں ایکسو روپیہ** پر دیجاتی رہی ہیں اور اب صرف برائے نام **ایک روپیہ پر پچاس گولیاں** اخیر ستمبر ۱۹۱۴ء تک **بدر ایجنسی** سے مل سکتی ہیں تاکہ اُن کا استعمال عام ہو جاوے۔ بعد میں اصلی قیمت پر فروخت ہونگی جن لوگوں نے ان کا استعمال کیا ہے انکے سرٹیفکیٹ درج کئے جاتے ہیں ؎

المشتہر سید عبد الحی عرب مولوی فاضل ✤ یہ گولیاں بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں

(۱) جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان۔ جوان کی تصدیق اخبار بدر میں موجود ہے

(۲) جناب حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان میں نے سید عبد الحی عرب صاحب کی دوائی موسومہ اکسیر البدن بہت دفعہ استعمال کی ہے میں بطور شہادت کہتا ہوں کہ میں نے اس میں یہ خاص اور نہایت عجیب فائدہ دیکھا ہے کہ اس کے کھانے سے موجودہ تھکان رفع ہو جاتا ہے اور کھانیکے بعد زیادہ کام کرنے سے تھکان بالکل محسوس نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے وجود میں اس کا یہ فائدہ یقینی طور پر بارہا تجربہ کیا ہے۔ ۳۰۔ جنوری ۱۹۱۲ء

(۳) مولوی فاضل عبد الحی صاحب عرب کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن بہت مفید ہیں۔ تھکان۔ زکام۔ نزلہ رفع ہو جاتا ہے اور طاقت ہضم میں بہت فائدہ مند ہیں حکیم عبد الرحمن کاغانی جلد ساز گشتہ حرم قادیان

(۴) میرے لئے سید عبد الحی عرب کی حبوب اکسیر البدن مفید ثابت ہوئیں سید محمود عالم قادیان

(۵) حکیم نظام جان ہزاروی حال تاجر نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح قادیان۔ میں نے سید عبد الحی عرب کی طیار کردہ **اکسیر البدن** کئی روز استعمال کیں ازحد مفید پائی ہیں۔ اس کی تعریف کوئی ایسی نہ سمجھی جاوے کہ عام لوگ چرب زبان کی چھوٹی بات کو بڑی بات دیکھ مانتے ہیں۔ اکسیر البدن مقوی معدہ اور اعضائے رئیسہ اور مقوی باہ ہے اور نہایت ہی مجرب ہے ؎

(۶) حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی سند یافتہ از حضرت خلیفۃ المسیح۔ مکرمی سید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۶ گولی کی ڈبیہ اکسیر البدن جو مجھے آپ سے خرید کیں انکو استعمال کیا آپکی دوائی مفید ثابت ہوئی درحقیقت یہ گولیاں اکسیر الامراض ہیں مجھے امید سے بڑھکر فائدہ ہوا کیونکہ مجھے کئی امراض نے گھیر رکھا تھا ان گولیوں میں یہ ایک بات نہایت ہی قابل تعریف ہے کہ بدن میں پھرتی ہمت اور چستی اور چالاکی پیدا کرتی ہیں چند ہی دنوں میں سرور اور امنگ پیدا ہوتی ہے اور خستہ جسم کے لئے روح حیات ہے ؎

(۷) سید عبد الحی صاحب مولوی فاضل کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن تھکان اور قوت باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ؎ سمیع اللہ شاہ

اور بہت سے آدمیوں نے تصدیق کی ہے مگر اس میں بطور سند ذات چند جناب کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں

مفت مفت مفت

فہرست ہائے کتب

مختلف ملکوں اور زبانوں اور علوم کی کتابوں کی فہرستیں میرے پاس وقتاً فوقتاً آتی رہی ہیں اور جمع ہو کر اُن کا ایک بڑا ذخیرہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب فہرست ہائے کتب کے شائق ہوں تو اُن کو بھیجی جا سکتی ہیں۔ صرف محصول ڈاک منگوانے والے اصحاب کے ذمہ ہو گا جو خط کے ساتھ آنا چاہئے دو پیسہ میں دس تولہ کا پیکٹ جلیگا اگر کسی دوست کو خاص قسم کی فہرستیں درکار ہوں تو اُن کے انتخاب کا خرچ ار فی پیکٹ (دس تولہ) علاوہ محصول ڈاک ہو گا۔

المشتہر محمد صادق عفی اللہ عنہ، ایڈیٹر اخبار بدر قادیان۔ ضلع گورداسپور

برہما

حضرت خلیفۃ المسیح منصل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجھے حکم ہے کہ میں تبلیغ کے واسطے رنگون اور دیگر مقامات واقعہ برہما کو جاؤں بعد ماہ رمضان انشاء اللہ تعالیٰ اسطرف کا ارادہ ہے جو احباب برہما میں کبھی رہ چکے ہوں یا اب وہاں ہوں اپنے مشورہ سے مشکور فرماویں کہ وہاں تبلیغ کسطرح مفید رنگ اختیار کر سکتی ہے نیز وہاں کی زبان اور لوگوں کے مذہب وغیرہ سے مفصل اطلاع دیں

خادم محمد صادق ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

انگریزی اخبار اور رسالے

میرے پاس کئی سو انگریزی رسالے اور اخبارات مختلف ملکوں سے آئے ہوئے پڑے ہیں جن کی اب مجھے ضرورت نہیں کوئی صاحب چاہیں تو منگوالیں قیمت ایک سیر وزنی پیکٹ کی ار ہو گی اور محصول ایک سیر کا ۳ر بذمہ خریدار

اخبار بدر کے پرانے فائل

سلسلہ احمدیہ کے متعلق معلومات کا ایک بڑا ذخیرہ تھوڑے سے نسخے باقی

جن اصحاب کو مطلوب ہوں جلد منگوالیں

درس قرآن شریف کے نوٹ
ایک بے نظیر تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب عفی اللہ تعالیٰ کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے میں گذری آپ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ کے چھپتے رہے ہیں ان کی مکمل جلد کے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو بہت جلد منگوالیں معرفت کا ایک بے نظیر ذخیرہ ہے اصلی قیمت مبلغ عہ رعایتی قیمت مبلغ للعہ

المشتہر

محمد صادق عفی اللہ عنہ، قادیان ضلع گورداسپور

دُرِّ ثمین اُردو

تمام اُردو نظمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ جمع کر کے چھاپی گئی ہیں قیمت فی نسخہ تین آنہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصنیفات بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے ملتی ہیں

(محمد صادق عفی اللہ عنہ)

[illegible] سلاجیت

یہ کسی اشتہاری مرکب نسخے کا نام نہیں ہے جس میں کسی کو دھوکے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑوں سے رستی ہے۔ پہاڑی مومیائی بھی اسکو کہتے ہیں یونانی اور ویدک کتابیں اس کی تعریف سے پُر ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کا اصلی ملنا مشکل اور اگر اصلی ملجائے تو پھر اسکا صاف کرنا اور ست نکالنا کار دارد ہمارے ایک قابل اعتبار احمدی بھائی اسکو سرحد کے پہاڑوں سے لائے ہیں اور ہم نے طبی قواعد کے مطابق بڑی محنت سے بہت دنوں میں اسکا ست خود نکالا ہے اس کی تعریف طب کی کتاب محیط اعظم فارسی میں اسطرح لکھی ہے۔ "یہ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و خون و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول۔ سیلان منی۔ یبوست او جاع مفاصل وغیرہ" بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر انسان پورے لوازمات کیساتھ کھائے تو کبھی بوڑھا نہو" خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ خدا نے جس کو پیدا کیا ہے اگر وہ زندہ رہے تو بوڑھا بھی ہو گا مگر اسمیں شک نہیں کہ یہ بہت مفید شے ہے جریان۔ احتلام۔ کثرت پیشاب بدن کی سستی درد کمر۔ سوزاک۔ مرگی۔ ضعف دماغ میں اس کا استعمال مجرب ہے۔ ہمارے دوست مشکل سے دور دراز کا سفر کر کے لائے تھے رعائتی قیمت فی تولہ عہ

طریق استعمال۔ صبح کے وقت ایک دانہ نخود کے برابر تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے

محمد صادق عفی اللہ عنہ، قادیان۔ ضلع گورداسپور